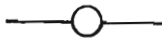


دل کی بات



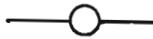
پیپلز پارٹی کے سرگرم رہنما جناب محمد فاروق خان لغاری بھاری ووٹ لے کر جمہوریہ پاکستان کے صدر منتخب ہو گئے۔ اور ملک میں ایک مضبوط حکومت قائم ہو گئی۔ صدر اور وزیراعظم دونوں پیپلز پارٹی کے ہیں۔ اسلئے پی پی پی کی حکومت مطلق العنانی میں اب کئی اتفاق لیگ یا بے اتفاق لیگ نہ تو روڑے اٹکا سکے گی نہ آڑے آ سکے گی اور نہ پاڑے ڈال سکے گی۔ صدارت کے امیدوار تو بہت تھے مگر ان میں نواب زادہ نصر اللہ خان (جاگیردار) نواب اکبر بگٹی (سردار اور جاگیردار) اور فاروق خان لغاری بھی (سردار اور جاگیردار) پیش پیش تھے۔ اول الامر دونوں بزرگ آخر وقت تک کھڑے رہے لیکن نہ جانے کیوں وہ وہ ہی دن پہلے بیٹھ گئے۔ شاید وہ طبعاً خاک نشینی پسند کرتے ہیں اسلئے بیٹھ گئے یا وہ خاک رنگ جو ان کو بہت پسند ہے اس کی کشش نے انہیں خاک نشین بنا دیا۔ یا خاک رنگ ان پر بھی چھا گیا ہو اور اس خاکساری میں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سرداری اور جاگیرداری کی قدر مشترک نے اپنا رنگ ہمارا کوئی محفل برما دی ہو۔ جس میں چند مولوی مناہرے بھی "شامل واجا" ہوں اور یوں یہ مقابلہ خاک نشینوں کی خاکساری سے مستفہ امیدوار تلاش کرنے میں کامیاب ہو گیا ہو۔ بہر حال یہ جمہوری تماش (بہ قول علامہ اقبال) دو سو گدھوں کے مغز سے کوئی بختہ سفوف کردہ خوب ساختہ استعمال کے قابل بنا دیا گیا ہے۔

علماء جمہوریت نے پیپلز پارٹی کے فتح صدر مملکت کو جن کے وعدوں کے ایذا کی یقین دہانی کے عوض ووٹ دیا ہے ان میں سب سے اہم آئین کی اسلامی دفعات کو برقرار رکھنے کا مسئلہ ہے۔ اللہ کرے وہ اپنے بلند مقصد میں کامیاب ہو جائیں مگر موجودہ کافرانہ جمہوری ظلم کے تحت موعودہ کامیابی کے امکانات اور مطلوبہ نتائج کا غیر فطری امر ہے۔ اصل مسئلہ آئین میں اسلامی دفعات اور ترامیم کا برقرار رہنا نہیں بلکہ ان پر عملدرآمد ہے۔ چونکہ ہمارے حکمران، سیاست دان اور سیاسی جماعتیں سیکولر ہیں اور وہ ملک میں سیکولر نظام کے استحکام کیلئے ہی سرگرم ہیں اسلئے ان سے نفاذ اسلام یا آئین کی اسلامی دفعات پر عمل درآمد کی توقعات وابستہ رکھنا پرلے درجے کی حماقت ہے۔ بہر حال اب بھی علماء جمہوریت اور ملک کی دینی جماعتوں کو باہم مل بیٹھ کر مستقبل میں ملک کی سیاست میں اپنے مؤثر کردار کا واضح تعین کر لینا چاہیے۔ ورنہ حالات جس رخ پر جا رہے ہیں اس میں ان کے گرد مشکلات کا گھیرا مزید تنگ ہو رہا ہے۔

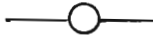


ہمارے لئے پیپلز پارٹی اور اس کی قیادت کے عزائم نئے نہیں۔ اور نہ ہی ہم انکے بارے میں کسی خوش فہمی میں مبتلا ہیں۔ بے نظیر صاحب جنت اور علامہ اقبال کا اسلام لاتا چاہتی ہیں "روشن خیال

اسلام..... جس کا مظاہرہ اپنے اقتدار کے جشن فتح کے موقع پر (ایک فرانسیسی اخبار کی رپورٹ کے مطابق) محفل ناذنوش برپا کر کے وہسکی کے جام نکرا کر کیا گیا۔ سود کو حلال قرار دینے والے اور امریکہ کی طرف سے پاکستان کو دہشت گرد قرار دینے کی حمایت کرنے والے سردار آصف احمد علی کو وزیر خارجہ بنایا گیا۔ پاکستان میں دوسری مرتبہ اس غلطی کو دہرایا گیا ہے۔ قیام پاکستان کے وقت قادیانی سر فخر اللہ کو وزیر خارجہ بنایا گیا تھا۔ ابھی تک ہم ان کے بچپنائے ہوئے نقصانات کا ازالہ نہیں کر پائے تھے کہ یہ دوسری آفت سر پر آن پڑی۔ ٹیلی ویژن پر بے حیائی کے فروغ کے لئے سب دروازے کھول کر اسے آزاد کر دیا گیا ہے۔



ایٹمی پالیسی کو امریکہ کے تابع کر کے تمام پابندیوں کو قبول کر لیا گیا ہے۔ پیپلز پارٹی اقتدار سے محروم ہو تو پاکستان کو ایٹمی طاقت بنانے اور ہزار سال تک بھارت سے جنگ کرنے کے اعلانات کئے جاتے ہیں۔ برسر اقتدار ہو تو سب کچھ رول بیک کر دیا جاتا ہے۔ ایٹم پاکستان کی ضرورت ہے۔ اگر اس خطہ کو ایٹمی صلاحیت سے پاک کرنا ہے تو پھر بھارت پر بھی پابندی عائد کی جائے۔ موجودہ صورت حال کا فوری تقاضا یہ ہے کہ پورا ملک اس اصولی مطالبے پر اٹھ کھڑا ہو کہ یکطرفہ فیصلہ ہم ہرگز قبول نہیں کریں گے۔



ایک طرف کشمیر کی آزادی اپنے آخری مراحل میں ہے تو دوسری طرف بین الاقوامی سازشیں بھی عروج پر ہیں۔ روز اول سے کشمیریوں کا موقف رہا ہے کہ وہ پاکستان سے الحاق چاہتے ہیں یا پھر انہیں استقواب رائے کا حق دیا جائے۔ ان کے اس حق اور مطالبے کو اقوام متحدہ اور سلامتی کونسل نے بھی تسلیم کیا مگر اب معاملہ یکسر مختلف ہے۔ کشمیریوں کی طویل جدوجہد آزادی، قربانی اور ایثار کو نظر انداز کر کے مختلف قسم کی باتیں کی جا رہی ہیں۔ اور ان کی قربانیوں کو برباد کرنے کی سازشیں ہو رہی ہیں۔ امریکہ کشمیر میں اپنے اڈے قائم کرنا چاہتا ہے۔ خود مختار کشمیر کا نعرہ دیکر سیاحن اور واخان تک کے علاقے کو یکجا کر کے اس پورے خطہ پر اپنی نگرانی چاہتا ہے۔ "تھرڈ آپشن" کی بات کی جا رہی ہے۔ ہم ان تمام تجاویز کو جہاد کشمیر کے خلاف سود و نصاریٰ کی کھلی سازشیں قرار دیتے ہیں۔ مسئلہ کشمیر کا حل صرف اور صرف یہ ہے کہ کشمیریوں کو اپنے معاملات خود نمٹانے کا حق دیا جائے۔ وہ کس طرح اپنا حق چاہتے ہیں اور کس کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں اس کا فیصلہ وہ خود کریں گے۔ موجودہ حکومت اس معاملے میں بھی امریکی پالیسیوں پر کاربند ہے جو کشمیریوں کے ساتھ غداری کے مترادف ہے۔ ہم جہاد کشمیر میں کشمیریوں کے ساتھ ہیں اور ہر سازش کو ناکام بنانے کے لئے ان کے مدد و معاون ہیں۔



تمام ماتحت مجالس اجراء اسلام کے لئے نہایت اہم اعلان

بعض سنگین اور ناگزیر وجوہات کے تحت مرکزی مجلس عاملہ مجلس احرار اسلام پاکستان نے اپنے ہنگامی اجلاس منعقدہ ۱۸-۱۹ نومبر ۱۹۹۲ء ملتان میں فیصلہ کیا ہے کہ

مسجد احرار ربوہ میں

ابن امیر شریعت
حضرت پیر جی
سید عطاء المہین بخاری مدظلہ
آئندہ مستقل خطبہ جمعہ ارشاد فرمائیں گے!

مجلس عاملہ کے فیصلے کے مطابق

○ مدرسہ ختم نبوت، مسجد احرار میں تعلیم و تربیت اور تبلیغ کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے فوری طور پر درج ذیل حضرات پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے اور مسجد و مدرسہ میں نیا عملہ متعین کر دیا گیا ہے۔

○ ابن امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء الحسن بخاری مدظلہ (بانی و مہتمم مسجد احرار ربوہ) سرپرست

○ ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہین بخاری مدظلہ خطیب مسجد احرار

○ مولانا محمد مغیرہ

○ مولانا محمد اسلمت سلیمی مدظلہ نگران امور عام و خاص

○ عبداللطیف خالد حمید سید محمد کفیل بخاری، ابوسفیان نائب حافظ ہارون الرشید، حافظ محمد کفایت اللہ

مدیرین رجسٹرڈ قرائن، حافظ محمد عدلی، حافظ عبد العکیم

○ پرائمری سکول کا اجراء مارچ ۱۹۹۲ء میں مسجد احرار میں پرائمری سکول کا اجراء بھی کر دیا جائے گا۔

○ مسجد احرار کے لئے جلد رقم نام سید عطاء الحسن بخاری ارسال کی جائیں۔ مدرسہ و مسجد کے جلد امور کے سلسلہ میں

درج بالا کمیٹی کے علاوہ کسی اور شخص سے رابطہ، معاملہ یا مشورہ نہ کیا جائے۔ ورنہ ادارہ و فہرہ دار نہ ہوگا۔

ناظر،
شعبہ تبلیغ، تحریک تحفظ ختم نبوت - مجلس احرار اسلام پاکستان
رابطہ فون ملتان ۵۱۹۹۱
۵۱۹۹۱ - ربوہ -
۸۸۶